# ایکسٹو کی شادی

عمران سیریز



# عمران سیریز

## ایکسٹو کی شادی

## مکمل ناول

نورین خان

# ایکسٹو کی شادی

## مکمل ناول

نورین خان

اکتوبر کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ پتے جھڑ رہے ہیں اور تیز موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔

سلیمان ہاتھوں میں گرم چائے کی پیالی لئے ہوئے کھڑکی کے سامنے گرم چائے کی چسکیاں لے رہا تھا۔

ٹھنڈی، یخ بستہ ہواؤں نے آس پاس کے ماحول کو سرد، اور مزید ٹھنڈا بنا دیا تھا۔

یہ ریڈیو پاکستان ہے۔ رخسانہ بیگم سے خبریں سنئے،

آج دارالحکومت میں اور آس پاس کے قریبی مضافات میں دن کے چار بجے اچانک اندھیرا چھا گیا۔

اور پورا شہر اس وقت اندھیرے میں ڈوبا ہوا۔

آس پاس کے مکین اور رہائشی درود اور استغفار پڑھتے ہوئے باہر نکل آئے،

اور اسے قیامت کی علامت اور پتہ نہیں کیا کیا بتایا جا رہا ہے۔

خیر پاکشیا کے سائنس دان اپنے کھوج میں لگ گئے ہیں اور اسے موسمی تبدیلی قرار دے رہے ہیں۔

خبریں ختم ہوئی رخسانہ بیگم کو اجازت دیجئے۔

سلیمان فوراً چائے کا کپ وہی رکھ کے اٹھا اور بارش میں باہر نکلا۔

جیسے ہی نیچے پہنچا تو وہ بہت حیران ہوا کہ واقعی مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

سلیمان فوراً گھر واپس آتا ہے۔

ایک پرسکون، سورج کی روشنی میں رہنے کا کمرہ ہے۔

واہ کیا حسین سماں ہے۔ عمران صوفے پر بیٹھے ہوئے آنکھیں بند کئے اپنے خیالات میں مگن تھے۔

کھڑکی سے سورج کی روشنی اندر آتی ہے اور پرندوں کی چہچہاہٹ سنی جاسکتی ہے۔

چک، چک، چک ادھر آو چڑیوں دانہ چک لو۔

لیکن سلیمان بے چین نظر آتا ہے،

گھبراہٹ سے کھڑکی کی طرف دیکھتا ہے۔

صاحب آپ یہاں اپنی خیالات کی دنیا سجا بیٹھے ہے۔

جبکہ باہر کی آپکو خبر نہیں۔

کیوں کیا ہوا سلیمان پاشا آل پاکشیا باورچی ایسوسی ایشن کے چیئرمین؟

صاحب باہر قیامت آ گئی ہے قیامت۔

کیا کہا سلیمان قیامت؟

عمران جلدی صوفے سے اٹھا، کیا واقعی قیامت آ گئی ہے۔

اور اسرافیل علیہ السلام نے صور پھونک دیا ہے؟

اور تم مجھے اب بتا رہے ہو۔

ارے صاحب اصلی قیامت نہیں۔

تو پھر مجھے ڈرا کیوں رہے ہو کم بخت؟

سلمان: (آواز کانپتی، باہر گھورتے ہوئے)

صاحب باہر اندھیرا چھایا ہوا ہے۔

اچھا تو اس میں کیا خاص بات ہے؟

رات کو اندھیرا ہوتا ہی ہے۔

مگر صاحب رات نہیں ہے۔

بلکہ دن کے تین بج رہے ہیں اس وقت۔

عمران... ہاں یار واقعی باہر اندھیرا ہے۔

بارش ہو رہی ہے... اور مکمل اندھیرا ہے۔

وہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

عمران: (ایک ابرو اٹھا کر، قہقہہ لگاتے ہوئے)

سلیمان تم کیا بات کر رہے ہو؟

باہر روشنی ہے۔

سورج نکل چکا ہے۔

آسمان صاف ہے!

سلیمان: (اپنی سیٹ پر بے چینی سے سر ہلاتے ہوئے) صاحب ہر وقت مذاق اچھا نہیں ہوتا۔

نہیں نہیں... آپ نہیں سمجھتے عمران صاحب

مجھے کچھ عجیب محسوس ہو رہا ہے... کچھ غلط۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اسے دیکھا، جیسے...
پوری دنیا ایک سیکنڈ کے لیے سائے میں ڈھکی ہوئی ہو۔
عمران: (ہنستے ہوئے) کیوں کس کو دیکھا کیا بدروح کو دیکھا ہے؟
تم ٹھیک تو ہو سلیمان؟ آپ ایسا بول رہے ہیں جیسے یہ آدھی رات ہے،
اور ہم طوفان کے بیچ میں ہیں۔
بس تھوڑی سی بارش ہے، بس۔ اور کچھ نہیں۔
سلیمان: (گھبرائی ہوئی نظر کے ساتھ، اس کی آواز بلند ہوئی)
نہیں!
آپ کو عجیب نہیں لگتا صاحب! کہ دن کے وقت اندھیرا ہے۔
میں کھڑکی کے پاس کھڑا تھا، اور بارش ہو رہی تھی،
اور پھر اچانک اندھیرا چھا گیا بس...اس کالے بادلوں نے سب کچھ کالا کر دیا۔
آپ باہر کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔
کوئی روشنی نہیں، کوئی شکل نہیں۔
بس...اندھیرا۔ مکمل اندھیرا۔
حتی کہ مجھے دانش منزل بھی صیح نظر نہیں
آ رہی تھی۔
عمران: (اطمینان سے) سلیمان، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں، یہ دن کی روشنی ہے۔
کوئی اندھیرا نہیں ہے۔ کوئی طوفان نہیں ہے۔ آپ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟
بس تھوڑا موسم گھمبیر ہے۔
ایسا تو ہوتا رہتا ہے آخر اکتوبر کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔
سلیمان: (عمران کا بازو پکڑ کر سرگوشی کرتے ہوئے)
میں نہیں جانتا صاحب، لیکن مجھے ایسا لگتا ہے۔
جیسے کچھ باہر کچھ عجیب سا ہے، انتظار کر رہا ہوں، ہمارا۔
اندھیرا...یہ آ رہا ہے۔ یہ پہلے ہی یہاں ہے۔ کیا آپ اسے نہیں دیکھ سکتے؟
کہی کافرستان کے شاہ گل نے تو پھر سے ہم پر ٹونہ ٹوٹکا نہ کر دیا ہوں؟

عمران: (سکون سے) سلیمان، تم کسی چیز سے کام نہیں لے رہے ہو۔
اور وہ ناچیز سی چیز ہے، عقل۔
موسم ٹھیک ہے۔ بس تھوڑی سی بارش ہوئی ہے۔
یہ اندھیرا نہیں ہے، اور کچھ بھی انتظار نہیں کر رہا ہے۔
آپ کو سانس لینے کی ضرورت ہے، ٹھیک ہے؟
اور شاہ گل کو میں نے وہ سبق سیکھایا ہے کہ اب وہ پاکشیا کیطرف پیٹھ کر کے سوتا ہوگا۔
سلیمان: (آنکھیں پھیلی ہوئی ہیں، آواز ٹوٹ رہی ہے)
لیکن... لیکن اگر بارش نہ ہو تو کیا ہوگا؟
اگر یہ کچھ اور ہے تو کیا ہوگا؟
اگر کافرستان سے جن آ گئے تو؟
عمران: (اسے ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہوئے)
ارے، ارے، پرسکون ہو جاؤ۔ سب ٹھیک ہے۔ یہ صرف ایک عام دن ہے۔
آپ سلامت ہیں، ٹھیک ہے؟ بارش میں کچھ بھی غلط نہیں ہوتا۔
بلکہ بارش تو اللہ کی رحمت ہے۔
بارش میں اللہ اپنے بندے کی ہر دعا قبول کرتا ہے۔
سلیمان اب بھی کھڑکی سے باہر گھور رہا ہے، اس کا خوف ابھی کم نہیں ہوا ہے،
جبکہ عمران اس کے پاس بیٹھا ہے، تسلی دینے کی کوشش کر رہا ہے۔
کمرہ مکمل خاموش ہے۔
سلیمان اور عمران ایک ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں،
اپنی پہلی گفتگو کے بعد پرسکون ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔
اچانک فون کی گھنٹی بجتی ہے۔
یہ ایک انجان نمبر ہے صاحب۔ سلیمان نے تجسس سے اسے دیکھا، پھر جواب دیا۔
سلیمان: (فون اٹھاتے ہوئے اس کی آواز قدرے ہچکچائی) ہیلو؟
سر سلطان کی آواز: (مستند، پرسکون) سلیمان، میں سلطان بول رہا ہوں۔
عمران سے کہنا فوراً میرے دفتر آئے ابھی کے ابھی ضروری کام ہے۔

عمران کو کہو آپ فوراً میرے دفتر آئیں۔

کچھ ضروری مسئلہ ہے جس پر ہمیں بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ضروری ہے۔

سلیمان: (گھبرا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے)

اوہ، سلطان صاحب، کیا سب ٹھیک ہے؟

کیا ہو رہا ہے؟

سر سلطان کی آواز: (مضبوطی سے)

یہ سوالات کا وقت نہیں ہے۔ بس جتنی جلدی ہو سکے تم بھی میرے آفس آجاؤ۔

میں اگلے 30 منٹ تک آپکا منتظر رہوں گا۔

سلیمان: (توقف کرتے ہوئے، ابھی تک غیر یقینی)

لیکن سر سلطان میں اس وقت عمران کے ساتھ ہوں، اور...

سر سلطان کی آواز:

سلیمان، یہ وقت بحث کے لیے نہیں ہے۔ اب میرے دفتر آؤ۔ آپ عمران کو باتیں بعد میں سمجھا سکتے ہیں۔ دیر نہ کریں۔

سلیمان: (تھوڑا گھبرا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے جو فکر مند نظر آ رہا ہے)

ٹھیک ہے سلطان صاحب۔ ہم جلد ہی وہاں ہوں گے۔

سر سلطان کی آواز: (اب قدرے نرم)

اچھا اور یقینی بنائیں کہ عمران وقت پر پہنچے۔ یہ اہم ہے۔

سلیمان: (ایک لمحے کے لیے رک کر درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے)

جی ہاں، سلطان صاحب۔ عمران صاحب وقت پر آئیں گے۔

سر سلطان کی آواز: (مضبوط لہجے کے ساتھ ختم ہونے والی کال)

جلد ہی ملیں گے۔

---

سلیمان نے فون نیچے رکھ دیا، اس کا چہرہ الجھن اور عجلت سے بھرا ہوا تھا۔

اس نے عمران کی طرف دیکھا جو اب پوری طرح چوکنا ہے۔

عمران: (فکر مند)

فون کس مسئلے کے بارے میں کیا تھا؟
سلطان صاحب سنجیدہ لگ رہے ہیں۔
کیا کہہ رہے تھے؟
سلیمان: (سٹائل سے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے)
سر سلطان چاہتے ہے کہ آپ فوراًاس کے دفتر جائیں۔
کہتے ہیں کہ کچھ ضروری کام ہے، کچھ ضروری مسئلہ ہے، جو آپکو حل کرنے کی ضرورت ہے۔
عمران: (اپنی جیکٹ پکڑکر) بہتر ہے کہ ہم آگے بڑھیں۔
سر سلطان بلا وجہ کال کرنے والے آدمی نہیں ہے۔
لیکن یہ شادی کس کی ہے جس کا اس نے ذکر کیا ہے؟
سلیمان: (گھبرا کر) میں نہیں جانتا صاحب، لیکن یہ اچھا نہیں لگتا
کہ اس عمر میں سر سلطان دوسری شادی کرتے پھیرے۔
ہمیں کسی بھی چیز کے لیے تیار رہنا چاہیے۔
عمران: (کار کی چابیاں پکڑتے ہوئے)
چلو چلتے ہیں سلیمان۔
ہم راستے میں اس کا پتہ لگائیں گے۔
کہ کس کی شادی ہے۔کس کا نکاح ہے۔اور ہم کس کی طرف سے باراتی بن کے جائینگے؟
مگر صاحب میں کیا کروں گا آپکے ساتھ جا کر؟
ارے احمق میگا مارٹ سے باورچی خانے کا سامان نہیں لو گے؟
کل ہی تم کہہ رہے تھے کہ سبز چائے اور الائچی ختم ہو گئی ہیں؟
اوہ! ہاں چلو ٹھیک ہے۔
سلیمان اور عمران تیزی سے کمرے سے باہر نکلتے ہیں،
سر سلطان کے دفتر کی طرف جاتے ہیں۔
سر سلطان کا دفتر۔
کمرہ میں مدھم روشنی ہے، اور بیچ میں ایک بڑی میز پڑی ہے،
کاغذی کارروائیوں اور چند بند فائلوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

کمرہ بہت  بھاری اور فرنیچر سے لدا ہوا محسوس ہوتا ہے،
مہنگے لیکن جدید فرنیچر سے بھرا ہوا ہے۔
سر سلطان میز کے پیچھے بیٹھے، ریشمی نیلے پردوں کو ہٹا کر،
کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے جیسے سوچوں میں گم ہو۔
دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے،
کیا میں اندر آ سکتا ہوں سر؟
اور عمران اندر داخل ہوتا ہے،
اپنے قدم احتیاط سے اٹھاتے ہوئے، ---
عمران: (اندر چلتے ہوئے، دروازہ آہستہ سے بند کرتے ہوئے)
آپ نے مجھے بلایا سر سلطان؟
سر سلطان: (مڑے بغیر، اس کی آواز پست اور پریشان)
ہاں عمران بیٹے۔ بیٹھو۔ ہمیں بات کرنی ہے۔
عمران: (سر سلطان کے سامنے بیٹھتے ہے، ان کے سنجیدہ رویے کو دیکھ کر)
کیا ہو رہا ہے جناب؟
آپ فون پر کچھ ارجنٹ لگ رہے تھے۔
سر سلطان: (عمران کی طرف منہ کرتے ہوئے اس کا تلخ لہجہ)
کچھ ہے... کچھ عجیب ہو رہا ہے۔
مجھے آپ کو تفصیل سے بتانے کی ضرورت ہے۔
عمران: (سر ہلاتے ہوئے)
سر بتایئے ایسی کیا خاص بات ہے؟
آپ اس قدر کنفیوز کیوں ہے؟
سر سلطان: (ڈیسک پر موجود فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)
اس فائل کو کھولیں۔
اس میں ایکسٹو کی کچھ تصاویر ہیں

وہ ایک لڑکی کیساتھ موجود ہے۔
جو کچھ پریشانی کا باعث بن رہی ہے۔
یہ تصویریں ایک ہوٹل میں لی گئی تھیں۔
اور کسی نامعلوم انسان نے مجھے بجھوائی ہے۔
عمران: (ایک ابرو اٹھا کر، متجسس، فائل اٹھاتا ہے) ایکسٹو؟ ایک ہوٹل میں لڑکی کیساتھ؟
سر سلطان: (اس کی آواز قدرے متزلزل)
ذرا دیکھو تو۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔
عمران: (فائل کو پلٹتے ہوئے، تصویریں دیکھتے ہی اس کی آنکھیں پھیل گئیں)
ایک منٹ انتظار کریں۔ یہ... یہ وہ ہے۔ میں نے اسے پہلے دیکھا ہے۔ لیکن یہ تصاویر، وہ عام نہیں لگتی

ہیں۔ وہ پوز کر رہی ہے، لیکن اس میں کچھ گڑبڑ ہے۔
مجھے لگتا ہے کہ کوئی حسین ماڈل ہے۔
سر سلطان: (آگے جھکتے ہوئے، اس کا اظہار تناؤ)
عمران، مجھے آپ کی ضرورت ہے کہ آپ اس لڑکی کا پیچھا کریں۔
اس کے بارے میں سب کچھ معلوم کریں۔
وہ کہاں رہی ہے، وہ کس کے ساتھ رہی ہے... سب کچھ۔
وہ کسی بڑی چیز سے جڑی ہوئی ہے، اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ کتنا گہرا راز ہے۔
عمران: (ابھی تک تصاویر دیکھ رہے ہیں، یقین نہیں آیا)
کیوں؟ اس کے بارے میں کیا اہم راز ہے؟
مجھے لگتا ہے کہ یہ ایکسٹو کی دوست ہے۔
یا ہوسکتا ہے گرل فرینڈ ہو۔
سر سلطان: (تکلیف سے اس کی آواز قدرے پھٹی ہوئی) وٹ نانسس عمران یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔
میں ٹکڑوں کو ایک ساتھ رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں، لیکن اس میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔
جتنا میں اس زمین کو کھودتا ہوں، اتنی ہی چیزیں غلط ہوتی جاتی ہیں۔
وہ ان جگہوں پر رہی ہے جہاں اسے نہیں ہونا چاہئے۔

ان لوگوں سے ملاقات کر رہی ہے جنہیں وہ نہیں جانتی تھیں۔

وہ....کچھ چھپا رہی ہے۔

میں اسے محسوس کر سکتا ہوں۔

عمران: (فوٹو نیچے رکھتا ہے، اس کی نظریں تیز)

یہ معنی نہیں رکھتا۔

آ پکو کیوں لگتا ہے کہ یہ لڑکی کوئی راز رکھتی ہے؟

آپ کو اتنا یقین کیوں ہے؟

کیا معلوم وہ ایکسٹو کی دوست ہو۔

سر سلطان: (گہری آہیں بھرتے ہوئے دراز سے شادی کا کارڈ نکال کر عمران کے حوالے کیا)

اچھا اب یہ دیکھو۔

عمران: (کارڈ کو باریک بینی سے دیکھتے ہوئے)

یہ کیا ہے؟ شادی کی دعوت؟

سر سلطان: (سر ہلاتے ہوئے، آنکھیں بند کرتے ہوئے)

ایکسٹو کی شادی ہے۔

عمران: (الجھ کر) سر سلطان آپ مجھ غریب پر کیوں بمب پھوڑ رہے ہے؟

لیکن...ایکسٹو نے منگنی بھی نہیں کی۔

میں نے کبھی اس کا کسی سے ذکر نہیں سنا۔

نا منگنی نا نکاح اور چٹ سے شادی کارڈ آ بھی گیا؟

سر سلطان: (دانت پیستے ہوئے، جبڑے سے بولتے ہوئے)

میں نے بھی یہی سوچا تھا۔

لیکن یہ کارڈ... یہ جھوٹ نہیں بول رہے۔

یہ ایکسٹو کی شادی کا دعوت نامہ ہے،

ان لوگوں کو بھیجا گیا جن پر میں بھروسہ کرتا ہوں۔

پھر بھی، میں نے اسے کبھی کسی کے ساتھ نہیں دیکھا۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، عمران۔

اور مجھے لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے احساس سے کہیں زیادہ خطرناک چیز سے جڑا ہوا ہے۔
مجھے لگتا ہے یہ لڑکی ایکسٹو کو بے وقوف بنا رہی ہے۔
عمران: (توقف کرتے ہوئے، اس کے دماغ میں بجلی دوڑ رہی ہے)
تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے تلاش کروں؟ لیکن کیوں... یہ عجلت کیوں؟
پہلے شادی تو ہو لینے دیں۔
سر سلطان: (ایک گہری آہ کے ساتھ، اپنی کرسی سے ٹیک لگا کر، اس کا چہرہ مایوسی سے بھرا ہوا)
کیونکہ اگر ہم ابھی اس کا پتہ نہیں لگاتے ہیں تو...
ہم بہت دیر کر سکتے ہیں۔ کچھ ہو رہا ہے۔
اور ایکسٹو اس بھنور کے مرکز میں ہے۔
وہ لڑکی کچھ چھپا رہی ہے-
ایسی چیز جو سب کچھ بدل سکتی ہے۔
اور ہمارے ملک پاکشیا کے اہم ترین انسان سے اہم راز بھی اگلوا سکتی ہے۔
عمران: (مٹھی بند کرتے ہوئے، آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے) سر کیا آپ ایکسٹو کو بچہ سمجھتے ہے؟
بہرحال میں سمجھ گیا میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔
لیکن ہمیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے سلطان سر۔
اگر وہ لڑکی کسی سنگین چیز میں ملوث ہے، تو ہم اندھے تو نہیں ہو سکتے نہ۔
سر سلطان: (اس کا لہجہ گہرا ہوتا ہے، اس کی آواز بمشکل سرگوشی کے نکلتی ہے)
ہوشیار رہو۔ وہ جس کے ساتھ بھی ہے وہ بھی ایکسٹو ہے،
جو بھی وہ منصوبہ بنا رہی ہے، یہ صرف ایک شادی سے زیادہ ہے۔
مجھے یہ ایک انڈر کور مشن لگتا ہے۔
اور ہم غلطی کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔
عمران مڑتا ہے، ایک پر عزم مقصد کے ساتھ دفتر سے نکلتا ہے،
سر سلطان اسے جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے، اس کے چہرے پر پریشانی چھائی ہوئی تھی۔
رک جاؤ رک جاؤ عمران بیٹے۔
کیوں سر کیا ہوا اب؟

اپنی پریشانی میں بھول ہی گیا تھا۔

یہ لو شادی کا کارڈ۔

سر اب کیا یہ آپکی شادی کا کارڈ ہے؟

پہلے کارڈ پڑھو۔۔

اوہ! پاکشیا کے نامور ہیرو بین الاقوامی فٹ بالر ذیشان نصر کی شادی ایکریمیا میں اگلے ہفتے ہو رہی ہے۔

اس کارڈ پے تو ہمارے نام لکھے ہیں۔

ہاں میں نے تم لوگوں کے نام لکھے ہیں۔

بظاہر شادی کا کارڈ مجھے آیا تھا۔

مگر پاکشیا کے حالات کی وجہ سے میں ملک سے باہر نہیں جا سکتا۔

ٹھیک ہے سر میں اگلے دن ایکریمیا اپنی ٹیم کیساتھ روانہ ہو جاوں گا۔

فلحال یہ شادی کا معاملہ سلجھاتا ہوں۔

-------

عمران کی فون کی گھنٹی بجتی ہے۔

ارے تنویر!

تنویر: ہیلو عمران۔ کیا حال ہے

عمران: سنو، کیا تم مجھ پر کوئی احسان کر سکتے ہو؟

پلیز جولیا کو اس کی گھر سے اٹھاؤ اور صفدر کو بھی ساتھ لیتے آنا۔

ایک بار جب آپ یہ کام کر لیں تو مجھ سے محبت شادی ہال کے قریب کافی شاپ پر ملیں۔

میں پہلے ہی سے یہاں انتظار کر رہا ہوں۔

تنویر: سمجھ گیا! میں ابھی جولیا کے پاس جاؤں گا اور صفدر کو بھی ساتھ لے آوں گا۔

جلد ہی کافی شاپ پر ملتے ہیں۔

عمران: شکریہ، تنویر! جلد ملیں گے۔

کال ختم۔

شکر ہے یار تم لوگ وقت پر آ گئے۔

چلو میں تم لوگوں کو گرم گرم کافی پلاتا ہوں۔

پھر تنویر کے رشتے کے لئے جانا ہے۔

کافی شاپ کا دروازہ کھلتا ہے، اور عمران، تنویر، اور جولیا اندر چلے جاتے ہیں۔

ہلکی ہلکی چہچہاہٹ اور تازہ پکی ہوئی کافی کی خوشبو کے ساتھ اندر کافی شاپ کا ماحول آرام دہ ہے۔

عمران: (خوشی سے) یہ جگہ اچھی لگتی ہے، ہہ؟ آیئے کھڑکی کے پاس سے ایک میز پکڑیں۔

میرا مطلب ہے وہاں بیٹھتے ہیں۔

تنویر: (چاروں طرف دیکھتے ہوئے)

جی ہاں، یہ تو کامل جگہ ہے۔ یہ سائیڈ پر امن ہے۔

وہ ایک میز پر اکٹھے بیٹھ جاتے ہیں۔

جولیا، تاہم، تھوڑا سی مشغول نظر آ رہی ہے، اس کی آنکھیں گھبراہٹ سے ادھر ادھر کافی شاپ میں گھوم رہی تھی۔

جولیا: (اس کی سانسوں کے توازن بگڑ گیا)

نہیں... یہ نہیں ہوسکتا...

بیٹھتے ہی جولیا کی نظریں کیفے کے ایک کونے پر پڑیں۔

وہ جم سی جاتی ہے۔

ایک قریبی میز پر، ایکسٹو سر شاندار عورت کے ساتھ بیٹھے ہیں، کافی کا گھونٹ پی رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں۔

یہ منظر دیکھتے ہی جولیا کا چہرہ پیلا پڑ گیا، اس کی سانسیں تیز ہو گئیں۔

جولیا: (خود سے سرگوشی کرتے ہوئے)

نہیں......وہ یہاں اس کے ساتھ کیوں ہے؟ اب کیوں؟ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔

سر ایکسٹو ایک عورت کیساتھ؟

اچانک، جولیا کو چکر آنے لگتا ہے۔

وہ اچانک کھڑی ہو جاتی ہے، ہلتی ہوئی جیسے وہ بیمار محسوس کرنے لگتی ہے۔

وہ مڑتی ہے، اس کا چہرہ ایک دم نیلا پڑ جاتا ہے جب وہ دروازے کی طرف ٹھوکر کھاتی ہے،

اس کے منہ پر عمران ہاتھ رکھ دیتا ہے خاموش۔

عمران جلدی سے کھڑا ہو کر اس کی طرف بڑھتا ہے۔

عمران:(جولیا کو تھامتے ہوئے)

ارے،ارے! پرسکون ہوجاؤ،جولیا۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ذرا سانس لیں۔

جولیا:(گھبراہٹ،آواز متزلزل)

میں نہیں کرسکتی......میں نہیں کرسکتی......یہ......وہ......اس کے ساتھ......

عمران:(آہستگی سے بولتے ہوئے،اسے پرسکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے)

جولیا،میری طرف دیکھو۔ وہ صرف کافی پی رہا ہے،مزید کچھ نہیں۔

اسے خود تک پہنچنے نہ دیں۔یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں،اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جولیا ایک گہرا سانس لیتی ہے لیکن پھر بھی کانپ رہی ہے،اس کا ہاتھ اب بھی اس کے منہ پر ہے۔

عمران نرمی سے اسے واپس میز کی طرف لے جاتا ہے۔یہاں آرام سے بیٹھو۔

عمران:(اطمینان سے) بیٹھو۔ ذرا پانی پی لو۔ یہ ٹھیک ہے۔

جب جولیا بیٹھی،بظاہر اپنی سانسوں کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی،

عمران تنویر کی طرف دیکھتا ہے،کیونکہ وہ بھی فکرمند لگ رہا ہے۔

تنویر:(خاموشی سے) وہ واقعی ہل گئی ہے۔

مجھے نہیں لگتا تھا کہ وہ اس طرح سے ردعمل ظاہر کرے گی۔

جولیا سر ایکسٹو کیساتھ گہری عقیدت رکھتی ہے۔

عمران:(سسکنا،پرعزم)

اسے بس کچھ وقت چاہیے۔ آیئے اسے مزید مسلہ نہ بنائیں۔

صفدر آہستہ سے بولا میں نے کافی کا آرڈر دے دیا ہے۔

عمران نے ایکسٹو سر پر ایک نظر ڈالی،جو ابھی تک اس عورت کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے،

اس کی وجہ سے ہونے والے تناؤ سے بالکل بے خبر لگ رہا ہے۔

تھوڑی دیر بعد عمران فیصلہ کن انداز میں کھڑا ہوجاتا ہے۔

عمران:میں سر ایکسٹو سے بات کروں گا۔میں ابھی واپس آتا ہوں۔

عمران ایکسٹو کی میز کی طرف بڑھتا ہے،اس کے قدم مضبوط اور بامقصد ہوتے ہیں۔

جیسے ہی وہ انکے قریب گیا،ایکسٹو اسے دیکھا اور فوراً پہچان کر مسکرا دیا۔

ایکسٹو ( ہاتھ ہلایا، دوستانہ انداز میں )

اے عمران! ارے، حیران کن آدمی۔طویل وقت!

کے بعد یہاں کیسے؟

عمران: (واضح طور پر پرسکون لیکن براہ راست )

ارے، سر آپ یہاں کسی کے ساتھ ہیں، ہہ؟

ایکسٹو (مسکراتے ہوئے)

ہاں، بس ایک دوست سے ملاقات ہو رہی ہے۔

کوئی بڑی بات نہیں۔کافی کیسی رہی جان؟

تبھی، ایکسٹو کے ساتھ بیٹھی عورت نے اسے ایک چپل جھٹکا دیا، اور وہ آہستہ سے ہنسا۔

عمران: (سکون برقرار رکھنا)

ٹھیک ہے۔ میں صرف یہ یقینی بنانا چاہتا تھا کہ

آپ ٹھیک ہیں۔۔

ایکسٹو ( تھوڑا سا پریشان ) سب اچھا ہے۔سب کچھ ٹھیک ہے۔

ان سے ملئے یہ میری دوست ہے مس گیسی۔

عمران ایک لمحے کے لیے رکتا ہے، پھر اپنی میز کی طرف مڑ کر دیکھتا ہے،

جولیا کو دیکھا کہ وہ اب بھی پریشان دکھائی دے رہی ہے،

حالانکہ وہ خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

عمران: (اتفاقاً) ہیلو میم آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔

عمران اپنا ہیٹ اتار کر جھکنے کے انداز میں بولا۔

ٹھیک ہے، پھر میں آپ کو آپ کی کافی سے لطف اندوز ہونے دوں گا۔ خیال رکھنا، سر۔

ایکسٹو (مسکراتے ہوئے)

بعد میں پکڑوانا عمران۔خیال رکھنا، یار۔

عمران مڑ کر میز کی طرف واپس چلا گیا جہاں تنویر اور جولیا بیٹھے تھے۔

جیسے ہی وہ واپس آیا، جولیا اس کی طرف راحت اور دیرپا اضطراب کے ساتھ دیکھتی ہے۔

جولیا: (آہستگی سے) کیا تم نے اس سے بات کی؟

عمران: (سر ہلاتے ہوئے، اطمینان سے)

ہاں۔ سب کچھ ٹھیک ہے، جولیا۔ وہ ابھی کافی پی رہے تھے۔

مزید کچھ خاص نہیں۔تم ٹھیک ہو؟

جولیا آہستہ آہستہ سانس چھوڑتی ہے، اس کا جسم تھوڑا سا آرام دہ محسوس کر رہا تھا اب۔*

جولیا: (خاموشی سے) مجھے نہیں معلوم کہ اس نے مجھے اتنا سخت کیوں پریشان کیا۔

میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی......لیکن اسے......اس چڑیل کو اس کے ساتھ......اسے دیکھ کر...... مجھے تکلیف ہوئی۔

پتہ نہیں یہ چڑیل کون ہے؟

عمران: (اس کے پاس بیٹھ کر)

میں سمجھتا ہوں۔ لیکن تم اس سے زیادہ مضبوط ہو۔

اور یہ صرف ایک کافی ہے۔جو ہے وہ یہ ہے۔ آپ اسے اپنے کنٹرول میں تو نہیں کر سکتے۔

تنویر: (حمایت سے) آپ ہم مل گئے ہیں، جولیا۔ ہم یہاں ہیں۔

ہمیشہ ساتھ رہے گے۔ہم تو کہی نہیں گئے نہ۔

جولیا اپنے اردگرد اپنے دوستوں کے درمیان پرسکون محسوس کرتے ہوئے دھیمے سے مسکراتی ہے۔

جولیا: (سسکنا، سر ہلانا) شکریہ، لوگو۔ میں اب ٹھیک ہوں۔ واقعی میں۔

وہ تینوں پیچھے بیٹھ جاتے ہیں، خاموشی سے کافی کا گھونٹ پی رہے ہیں،

جولیا آہستہ آہستہ اپنا سکون بحال کر رہی ہے۔

کھڑکی کے باہر، لوگوں کو آتے جاتے دیکھ رہی ہے،

لیکن اس چھوٹی سی کافی شاپ میں، وہ سب صرف تھوڑا سا سکون تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مگر عمران کی نظریں مسلسل سرایکسٹو اور حسین لڑکی پر تھی۔

اچانک سرایکسٹو اور وہ لڑکی اٹھتے ہیں اور بل ادا کر کے کافی شاپ سے باہر نکل جاتے ہیں۔

دس منٹ بعد عمران بھی تنویر سے کہتا ہے چلو یار ابھی تمھارا رشتہ کرانا ہے۔

مگر کہاں؟

ارے یار محبت شادی دفتر۔

وہی محبت شادی دفتر جو اسی کافی شاپ کے سامنے ہے؟ صفدر بولا۔

ہاں وہی چلو سب چلتے ہیں۔

عمران، تنویر شادی دفتر کے اندر داخل ہوتے ہیں۔

شادی دفتر اندر سے کافی ڈیکوریٹڈ اور سجا ہوا تھا۔

جگہ جگہ خوبصورت لڑکیوں کی تصاویر دیواروں پر آویزاں تھی۔

مگر اچانک عمران جیسے ہی کاونٹر کی جانب موڑے۔

اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

کاونٹر پر وہی خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

جو تھوڑی دیر پہلے ایکسٹو سر کیساتھ کافی شاپ میں تھی۔

ہیلو میم! آپ اور یہاں۔

ہاں مسٹر عمران میں یہاں جاب کرتی ہوں۔

میں ڈارلنگ ایکسٹو سے یہی آفس میں ملی تھی۔

مگر کس سلسلے میں؟

وہ دارصل اپنے لئے رشتہ دیکھنے آئے تھے۔

مگر مجھے دیکھتے ہی مجھ پر لٹو ہو گئے۔شرماتے ہوئے۔

اوہ! اچھا میم ویسے اس محبت شادی دفتر کو کون چلا رہا ہے؟

عمران جی! ایک غیر ملکی خاتون ہے میڈیم ارینا وہ اس دفتر کی مالک ہے۔

انکا تعلق لندن سے ہے۔

اچھا میڈیم سے ہماری ملاقات کروائے پلیز۔

ہیلو میڈیم! مسٹر عمران اپنے بھائی تنویر کیساتھ آئے ہے۔جی ٹھیک ہے۔

فون رکھتے ہوئے۔

مسٹر عمران آپ اندر جا سکتے ہیں۔

مس جولیا اور صفدر آپ دونوں ہال میں انتظار کریں۔

کیا میں اندر آ سکتا ہو؟

جی شوق سے تشریف رکھئے۔
آپکی تعریف؟
میڈیم میرا نام علی عمران ہے۔
اور یہ میرے چھوٹے بھائی ہے۔
یعنی پانچ منٹ چھوٹے مجھے انکے رشتے کے لئے کوئی اچھی لڑکی چاہئے۔
جی ضرور آپ یہ فائل دیکھئے۔
عمران فائل دیکھتا ہے اس میں لاتعداد لڑکیوں کی تصاویر اور کوائف درج تھے۔
نہیں۔۔۔نہیں میڈیم یہ تو ساری سانولی لڑکیاں ہیں۔
مجھے صاف رنگت والی بھابھی چاہئے۔
اچھا یہ دوسری فائل لیجئے۔
عمران فائل دیکھتا ہے۔ہاں یہ لڑکی ٹھیک ہے۔
مسٹر عمران اس کا نام کیتھرین ہے۔
اور یہ لڑکی لندن سے تعلق رکھتی ہے۔
یہ پاکشیا میں شادی کرنا چاہتی ہے۔
آپ لوگ کاونٹر پے تیس ہزار روپے فیس جمع کروادیں۔
میں آپکو بعد میں فون پے اطلاع دے دونگی۔
اچھا میڈیم اب میں اجازت چاہوں گا۔
چلو تنویر چلتے ہیں۔
ایک عظیم الشان، پرتعیش ہال۔
کمرہ شاندار فرنیچر سے بھرا ہوا ہے بھرپور مخمل کے پردے،
گہرے پالش کی چمکیلی لکڑی، اور چمکتے ماربل کا فرش۔
کمرے کے بیچ میں، اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھے ہوئے،
ایک بوڑھا آدمی ہے بی اس کا چہرہ برسوں کے تجربے اور خباثت سے بھرا ہوا ہے۔
وہ محافظوں کے ایک بڑے سے گروپ سے گھرا ہوا ہے،
نقاب پوش پہرے دار خاموشی سے کھڑے ہے،

ان پہرہ داروں کی موجودگی میں بوڑھا آدمی پرسکون نظر آتا ہے،
لیکن اس کی آنکھیں تیز، حساب کتاب کی ماہر لگتی ہے۔
اس کے قریب ایک ورزشی اور کسرتی جسم والا بدمعاش سام کھڑا ہے،
جو ایک ماہر اور پروفیشنل ایجنٹ ہے، جو گہرے رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھا،
اس کے چہرے کے تاثرات کافی سخت ہے۔
بزرگ آدمی: (اس کی آواز گہری، پرسکون اور حکم دینے والی)
سیم، تم نے اچھا کیا۔ جو جلد آ گئے آپ کی ساکھ اور بدنامی آپ سے آگے چلتی ہے۔
لیکن اب، میرے پاس آپ کے لیے کچھ مخصوص کام ہے۔
سام: (اس کا اظہار غیر جانبدار، لیکن توجہ سے)
میں سن رہا ہوں۔ باس!
بزرگ آدمی: (روکتا ہے، تھوڑا سا آگے جھکتا ہے)
میں چاہتا ہوں کہ تم میرے لئے ایک کام کرو۔
اور وہ کام یہ ہے کہ تم کیتھرین کے بھائی کا کردار ادا کرو اور اسکی شادی پاکشیا میں کرواو۔
سام (ایک ابرو اٹھا کر درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے)
کیتھرین کا بھائی؟ لیکن- پاکشیا میں ہی شادی کیوں؟
بزرگ آدمی: (روکتے ہوئے، اس کا لہجہ مضبوط)
ہاں، کیوں کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ کیتھرین کی شادی پاکشیا میں ہو۔
اور تم کبھی پاکشیا گئے ہو؟
سیم: (تھوڑا الجھا ہوا لیکن توجہ مرکوز) نہیں باس مگر میں نے سنا ہے کہ جنوبی ایشیا کا ایک پسماندہ ملک ہے۔
میں سمجھ گیا کہ آپ چاہتے ہیں کہ میں کیتھرین کے خاندان سے ہونے کا بہانہ کروں؟ لیکن کیوں؟
بزرگ آدمی: (اس کی نظریں سخت ہو جاتی ہیں، اور وہ جان بوجھ کر سنجیدگی سے بولتا ہے)
کیونکہ کیتھرین کسی سے شادی کرنے والی ہے۔
اور وہ پاکشیا سے تعلق رکھتا ہے۔
اس طرح ہمیں موقع مل جائے گا پاکشیا آنے جانے کا۔
کیونکہ پاکشیا واحد مسلمان ملک ہے جو یہودیوں کو ویزہ نہیں دیتا۔

اوراسی لئے ہم اس سرزمین پر قدم نہیں رکھ سکتے۔

مگراس شادی کی آڑ میں ہم رشتہ دار بن کر آسانی سے آجا سکتے ہیں۔

ایسی شادی جس سے بہت سوں کو فائدہ پہنچے گا بی سوائے اس تنویر کے۔

آپ اسے روکنے کی کلید ہوں گے۔اوراس تنویر کو شادی کے ایک ہفتے بعد جان سے ماردینگے۔سمجھ گئے سام۔

سام:( آہستہ سر ہلاتے ہوئے،داؤ کو سمجھتے ہوئے )

آپ چاہتے ہیں کہ میں شادی ہونے دوں۔

لیکن میں پھر اپنے ہی سالے کو ماردو مگر کیوں؟ کیوں باس؟

بزرگ آدمی:( آہیں بھرتے ہوئے،اپنی کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے،اس کے الفاظ کا وزن بھاری تھا)اس لئے

کہ ہم یہودی چاہتے ہیں کہ دنیا کا ہر مسلمان مرجائے۔۔۔مرجائے۔۔

یہ غریب کتے اس سرزمین پر مجھ سے برداشت نہیں ہوتے۔ہم دنیا کی افضل قوم ہے۔

سام:( توقف کرتے ہوئے،نیچے دیکھتے ہوئے،کام کی پیچیدگی پر غور کرتے ہوئے )

آپکو کیا لگتا ہے باس کہ وہ مجھ پر بھروسہ کرے گے؟ وہ مجھے نہیں جانتے۔

بزرگ آدمی:( دھیرے سے مسکراتے ہوئے،اس کی آنکھیں خاموش اعتماد سے چمک رہی ہیں )

کیونکہ میں تمہیں وہ سب کچھ دوں گا جس کی تمہیں ضرورت ہے۔

پس منظر،روابط،تاریخ۔دولت،بزنس،نام سب کچھ اصلی کاغذات

اس کے پاس آپ پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی۔

وہ یقین کرے گے کہ آپ اس کے طویل عرصے سے کھوئے ہوئے بھائی ہیں۔

سام:( سر ہلاتے ہوئے،چیلنج کو قبول کرتے ہوئے )

ٹھیک ہے باس میں یہ کام آسانی سے کرلونگا۔

تنویر کو مارنا میرے لئے مچھر کے مارنے کے برابر ہے۔

بزرگ آدمی:(اس کی آواز نرم ہوجاتی ہے لیکن آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں ) میں جانتا ہوں ایجنٹ سام

کہ آپ دنیا کی خطرناک تنظیم ساراجہ میں بھی رہ چکے ہیں۔

اورقتل وغارت کے معلومات آپکے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

سام:(اس کا اظہار عزم کے ساتھ سخت ہوتا ہے )

سمجھ گیا میں یہ معاملہ ختم کر دوں گا۔

بزرگ آدمی: (اس کا لہجہ تیز)

ہم وہ کرتے ہیں جو ضروری ہے، سیم۔

ہم اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کسی کو کوئی شک نہ ہو کہ آپ اس کے اصلی بھائی نہیں ہیں۔

اگر آپ کو جھوٹ گھڑنے کی ضرورت ہے تو کچھ بھی کریں۔

دوسری بات آپکو پاکشیا میں بہت محتاط رہنا ہوگا۔

کیونکہ وہاں کی سیکرٹ ایجنسی بہت ہی تیز اور سفاک ہے۔

اگر ایک ایجنٹ کو بھی تم پر شک پڑ گیا۔ تو وہ تمھیں مار دینگے۔

سام: (ایک لمحے کے لیے رک کر بزرگ کی نظروں سے ملتے ہوئے)

باس آپ فکر نہ کریں اس پسماندہ ملک کی سیکرٹ ایجنسی بھلا مجھے کیا کہے گی۔

سالے غریب بھکاری لوگ۔

بزرگ آدمی: (ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ، سر دا ور حساب لگاتے ہوئے)

اب جاؤ۔ یہ آپ کا مشن ہے۔

سام: (کھڑا ہوتا ہے، اپنا سوٹ سیدھا کرتا ہے، آگے کام کے لیے تیار ہے)

میں ناکام نہیں ہوں گا باس۔

سام مورس کے آفس سے نکلتا ہے۔

ہاں بھئی سب لوگ تیار ہو؟ عمران صفدر سے فون پر بات کرتے ہوئے۔

ہاں ہم تیار ہے۔

میں نے تو اپنے لئے عروسی شیروانی بھی خرید لی ہے کریم کلر کی۔

ہاہاہاہا! صفدر تمھاری شادی نہیں ہے سمجھے بلکہ ہیرو ذیشان نصر کی شادی ہے۔

ہم نے صرف سر سلطان کی جانب سے اٹینڈ کرنا ہے۔ اور بس۔

تنویر اور جولیا کو بھی تیار رہنے کا کہو۔ آج رات دو بجے ہماری فلائیٹ ہے۔

ہم آج ہی ایکریمیا جائے گے۔

او کے باس جیسے آپکا حکم اور صفدر فون کاٹ دیتا ہے۔

اور پیکنگ میں لگ جاتا ہے۔

یہ اس وقت کون دروازے پر گھنٹی پے گھنٹی بجائے جا رہا ہے۔

میرے پیارے سلیمان پاشا جاو دیکھو یہ بے وقت کون آیا ہے؟

میں فارغ نہیں ہوں صاحب آپ خود دیکھ لیں۔

کیوں تم کیا ارتغل کیطرح جنگ لڑ رہے ہو؟

صاحب یہ ارتغل کون ہے۔

یہ سلطنت عثمانیہ کے بانی تھے۔

اچھا سلطنت پاکشیا کے ٹاپ سیکرٹ بندے میں جا کے دیکھتا ہوں۔

شکر ہے مان گیا۔ یہ خانساماں ہے یا مصیبت۔

کون ہے بتاو؟

صاحب موٹر سائیکل پر ایک باوقار اور بھاری بھرکم شخصیت پوچھ رہی ہے کہ عمران صاحب کب ایکریمیا جا رہے ہیں؟

ارے کم بخت صاف کیوں نہیں بولتے کہ محکمہ سراغ رسانی کے سپرنٹنڈنٹ سپر فیاض آئے ہے۔

جا کر اسے اندر بلاو۔

صاحب وہ پٹھچر موٹر سائیکل پر آئے ہے۔۔

جوڈوڈوڈز ڈز ہم ہم کر رہی ہے وہ خود نہیں آ رہے جلدی میں ہے۔

آپ بتائے میں پیغام دے دیتا ہوں۔

فیاض صاحب جلدی میں ہے۔

اچھا جاو اسے یہ لیٹر دے دو۔

فیاض نے سلیمان سے لیٹر لیا اور پھٹیچر موٹر سائیکل یہ جا وہ جا۔

صاحب سپر فیاض ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے چلے گئے۔۔

عظیم الشان شادی ہال ہنسی اور خوشی سے بھرا ہوا ہے۔

مہمان آپس میں ملتے ہیں اور رقص کرتے ہیں کیونکہ ماحول ہی خوشی کا اور شادمانی تہوار کا ہوتا ہے۔

کیمرہ جولیا پر زوم کرتا ہے، جولیا سٹائل کیساتھ تصاویر بنواتی ہے۔

اچانک جولیا گرتے گرتے بچتی ہے،

کیونکہ اسکی نظر اچانک ایک خوبصورت لباس میں ایک خوبصورت ماڈرن لڑکی،

جو غیر متوقع طور پر سر ایکسٹو کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔

ایکسٹو سر منہ پے نقاب لئے ایک پر اسرار شخصیت جو اپنی عجیب اور مقناطیسی شہرت کے لیے مشہور ہے۔

ماہرانہ انداز میں اس لڑکی کیساتھ ڈانس کر رہے تھے۔

جولیا (مسکراتے ہوئے، الجھن میں) میں...اس کی بالکل توقع نہیں کر رہی تھی سر۔

عمران (مسکراہٹ، انتہائی پرسکون)

کبھی کبھی غیر متوقع واقعات سے زیادہ خوشی لاتی ہے۔جیسے میں اور تم اور ہمارا رقیب تنویر ویسے اتنی حیرانی کیوں؟

کیمرہ عمران، ذیشان نصر، دولہا کو بار بار پوز کر رہا ہے۔

وہ دیکھو سامنے۔

عمران (خود سے) یہاں کیا ہو رہا ہے؟ کہا دیکھوں؟ جولی ڈارلنگ تمھاری آنکھوں میں؟

بکومت سامنے دیکھو۔

اوہ! یہ تو ایکسٹو سر ہے مس گیسی کیساتھ ڈانس کر رہے ہے۔

ویسے اس عمر میں لوگ کبھی کبھی سٹھیا جاتے ہیں مس جولی ڈارلنگ۔ نیور مائنڈ۔

اچانک، تنویر، بہترین آدمی، قدم بڑھاتا ہے اور عمران اور جولیا کے قریب آتا ہے۔

وہ پرسکون انداز میں حالات کو سنبھالتا ہے۔

تنویر (حکم بھری آواز میں) ٹھیک ہے، سب!

آیئے اسے مزے سے ہم بھی رقص کریں، کیا ہم؟

جولیا، ایکسٹو، مجھے لگتا ہے کہ ہم سب کو ڈانس فلور کے لیے تھوڑی اور جگہ کی ضرورت ہے، ہے نا؟

ویسے میں بتانے آیا تھا کہ شادی ہال میں سب کے چہروں پر ماسک چڑھے ہوئے ہیں۔

وہاں میز پر ہر طرح کے ماسک پڑے ہیں۔

مس جولیا آپ بھی ایک ماسک پہن لیں تا کہ ہم بھی ڈانس کر لیں۔

کیونکہ یہ شادی یورپی انداز میں ہو رہی ہے۔

*موسیقی چلتی رہتی ہے، اور تنویر مہارت سے صورتحال کو سنبھالتا ہے کیونکہ جولیا اور ایکٹو الگ ہو جاتے ہیں۔

لیکن پھر، کچھ عجیب ہوتا ہے۔
جسٹ شٹ اپ تنویر تمھیں ڈانس کی پڑی ہے۔
جبکہ میرے قدموں تلے زمین سرک چکی ہے۔
نجانے یہ ڈائن کہاں سے سرا یکسٹو کو چپک پڑی۔
کمینی کہی کی۔
بری بات مس جولیا عمران سمجھاتے ہوئے۔

---

شادی ہال میں لائٹس ٹمٹما رہی ہیں۔اچانک اندھیرا چھا جاتا ہے اور ہال کی بجلی چلی جاتی ہے۔
موسیقی بھی رک جاتی ہے۔
الجھن کا لمحہ ہے جب مہمان آپس میں بڑبڑاتے ہیں۔
پھر مکمل اندھیرا۔ مہمانوں سے کمرہ بھر جاتا ہے کیونکہ مہمانوں کو احساس ہوتا ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔
صفدر (پریشان) یہ سب کیا ہو رہا ہے؟
یہ تو جدید اور سہولتوں والا ملک ہے ایکریمیا یہاں تو طوفان میں بھی بجلی نہیں جاتی۔
تنویر (گھبرا کر) بہت اندھیرا ہے... ایمرجنسی لائٹنگ کہاں ہے؟
تمھیں ایمرجنسی لائٹ کی پڑی ہے۔جولیا بولی۔
ارے عمران بھی تو نہیں ہے۔
ابھی تو یہی موجود تھا۔
منظر مکمل طور پر سیاہ ہو جاتا ہے، اور چند لمحوں بعد، بجلی بحال ہو جاتی ہے۔
ہال کی لائٹس واپس آجاتی ہیں، اور سب کچھ نارمل لگتا ہے
شکر ہے بجلی آگئی جولیا خوش ہوئی۔
اچانک ہال میں چیخوں کی آوازیں سنائی دیتی ہے۔
ہر کوئی گھبرا اور پریشان ہو جاتا ہے۔
ہال کے بیچ میں فرش پر بے حرکت لیٹی دولہا ذیشان نصر کا بے جان جسم پڑا ہوتا ہے۔
عمران لاش کی طرف بھاگتا ہے، صدمے سے اس کا چہرہ بکھرا سا لگتا ہے۔
تنویر قریب سے پیچھے پیچھے چلتا ہے، اس کا چہرہ بھی فق پڑ جاتا ہے۔

مہمان گھبراہٹ میں ہیں، آپس میں سرگوشیاں کر رہے ہیں۔

عمران جسم کا معائنہ کرنے کے لیے جھک جاتا ہے۔

عمران (حیران) نہیں... نہیں! یہ نہیں ہوسکتا!

تنویر اپنا حوصلہ برقرار رکھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتا ہے۔ ابھی تو دولہا بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔

تنویر (سکون سے) عمران، ہم گھبرا نہیں سکتے۔

ہمیں اسے نارمل طریقے کی طرح ہینڈل کرنے کی ضرورت ہے۔ سب لوگ ہٹ جائے۔

آیئے اس جگہ کو سایف بنائیں۔ کوئی یہ حد کراس نہ کریں۔ نہ کسی چیز کو ہاتھ لگائیں۔

میں سی آئی ڈی پولیس کو اطلاع کرتا ہوں۔

عمران حکام کو کال کرنے کے لیے اپنا فون نکالتا ہے۔

وہ اپنے طریقے سے نشانوں کی جانچ کرتا ہے، لیکن کچھ بھی واضح نہیں ہے۔

اور کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آتا صرف مہمان ہی ہوتے ہیں۔

عمران (بھاگنا) نہ کوئی خون ہے، نہ کوئی ہتھیار......موت کی کوئی واضح وجہ نہیں۔

ایسا لگتا ہے جیسے وہ ابھی مر گیا ہو۔ مگر کیسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

عمران کھڑا ہے، کوئی سراغ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔

تنویر اسے قریب سے دیکھتا ہے۔ وہ بھی مدد کرنے لگتا ہے۔

ایکسٹو (سکون سے)

ہاں بھئی جوان کچھ پتہ چلا؟

عمران نے پرعزم نگاہ سے ایکسٹو کی طرف دیکھا اور کہا۔

نہیں انکل کچھ بھی معلوم نہیں۔

جب بھیڑ منتشر ہوتی ہے، ایک پرسکون لمحہ میسر آ جاتا ہے اس وقت عمران ایکسٹو کے قریب کھڑا ہوتا ہے،

جب کچھ غیر معمولی ہوتا ہے۔ ایک ریشمی رومال اوپر سے گرتا ہے اور عمران وہ رومال خاموشی سے اٹھا لیتا ہے۔

وہ اسے اٹھاتا ہے، اندر ایک چھوٹا، صاف ستھرا خفیہ نوٹ دیکھتا ہے۔

پیغام پڑھتے ہی اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

مجھ سے نیو بارک کلب میں ملو ابھی پانچ منٹ کے اندر اندر۔

وہ کمرے کے اردگرد دیکھتا ہے،اس کا دل کہتا ہے۔

کچھ نہ کچھ تو گڑبڑ ضرور ہے۔ورنہ صحت مند فٹ بالر کھلاڑی ایسے کیسے مر سکتا ہے۔

تنویر عمران کے چہرے پر نمودار ہوتے ہوئے تاثرات دیکھ کر اس کی طرف بڑھا۔

تنویر (اتفاق سے) تم کہاں جا رہے ہو عمران؟ کچھ ضروری کام ہے کیا؟

عمران (رومال کو مضبوطی سے پکڑنا) مجھے ایک پیغام ملا ہے۔

جس نے بھی یہ دیا ہے......وہ چاہتے ہیں کہ میں ان سے ملوں۔لہذا تم جولیا کو لے کر واپس ہوٹل چلے جاو۔

ٹھیک ہے جناب او کے پھر ملتے ہیں۔

عمران نیو بارک کلب میں داخل ہوتا ہے۔

کلب کے اندر،موسیقی بلند اور متحرک ہوتی ہے،

لیکن ماحول عجیب سا محسوس ہوتا ہے۔

عمران داخلی دروازے سے گزرتا ہے،اس کی آنکھیں چاروں طرف گھومتی ہیں،کوئی سراغ ڈھونڈتی ہیں۔

اسے کلب میں نیم عریاں لڑکیاں ڈانس کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

اس نے کلب کے بالکل آخر میں ایک سایہ دار بوتھ پر بیٹھے ایک شخصیت کو دیکھا-یہ تو ایکسٹو سر ہے۔

عمران فورا ایکسٹو سر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔

ویٹر آتا ہے۔

سر کیا لینگے آپ؟

دو وہسکی لے آو ٹائٹ۔

عمران جانتا تھا کہ پینی تھوڑی ہے بس دیکھا وا کرنا ہے۔

لیکن کیسے؟ سر

وہ مر چکا تھا۔اور اسے قتل کیا گیا ہے۔ایکسٹو دھیمے انداز میں بولا۔

(احتیاط سے قریب آنا) اب آپ......آپ کو بھی جانا ہوگا۔

ایکسٹو (مسکراتے ہوئے،بے پرواہ) وہاں۔

مگر کہاں سر؟

ٹھیک ہے، اگر آپ کو یہی یقین ہے، تو کھیل ابھی شروع ہوا ہے۔ لیکن آپ کو محتاط رہنا ہوگا۔

یہاں ہر ایک کے اپنے راز ہیں۔ پہلے یہ فائل لو اور اسے پڑھو۔

عمران کا دل دھڑکتا ہے۔ یہ سب کیا ہے؟

اب وہ کس پر بھروسہ کرے؟ کیا یہ شادی دفتر والے اس حد تک گر سکتے ہیں۔

جی ایسا ہی ہے عمران اس فائل میں تمام کوائف ثبوت اور نقشے درج ہے۔

عمران (تیزی سے) مگر سر یہ نقشہ تو صحرائی عللاقے کا ہے جو غالبا اسرائیل میں ہے۔

آپ مجھے کیا بتانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

ایکسٹو کی مسکراہٹ نمایاں ہو جاتی ہے،

اس کی آنکھوں میں کسی خطرناک چیز کی سی جھلک دیکھائی دیتی ہے۔

ایکسٹو (پراسرار طور پر) بعض اوقات سب سے زیادہ غیر متوقع لوگ وہ ہوتے ہیں

جن سے آپ کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔

یہ یاد رکھیں: چیزیں ہمیشہ وہی نہیں ہوتیں جیسی وہ شادیوں میں نظر آتی ہیں۔ اب یہاں بھی یہی معاملہ ہوا ہے۔

یہ قتل عام قتل نہیں تھا۔

بلکہ یہ خطرناک اور ظالم اڈھیر عمر یہودی مورس کے کارندوں کا کام ہے۔

جی سر میں نے یہ نام سنا ہے مورس غالبا یہ آدمی تل ابیب اسرائیل سے تعلق رکھتا ہے۔

کوئی بڑا سرمایہ دار ہے شائد۔

سرمایہ دار نہیں عمران دنیا کا نمبر ایک ظالم، سفاک اور جابر یہودی ہے۔

اسے دنیا بھر کے مسلمانوں کے سخت نفرت ہے۔

اور اس لئے اس مورس نے ایکریمیا شوگران انان فان لینڈ دنیا میں جگہ جگہ خفیہ مراکز قائم کئے ہیں۔

اس کا ہیڈ کوارٹر اسی صحرائی علاقے میں ہے اور اس تنظیم کا نام بلیک آؤٹ ہے۔

یہ مورس یہودی اس کا سربراہ ہے۔

ٹارگٹ کلنگ، بھتہ خوری، اغوا، جوا، کارلفٹنگ غرض ہر غلط کام یہ لوگ کرتے ہیں۔

اور خاص کر مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں۔

اوراسی تنظیم نے ہمارے بین الاقوامی ہیرو ذیشان نصر کو بھی قتل کروایا ہے۔

اور مجھے یقین ہے کہ قاتل وہی دلہن ہے۔

مگر کیسے سر؟

مجھے ایجنٹ فائیو نے اطلاع دی ہے کہ دلہن یہودی مزھب سے تعلق رکھتی ہے۔

اور یہ شادی محبت شادی دفتر کے توسط سے ہوئی تھی----

اچھا اب میں سمجھا آپ مس گیسی کیساتھ کیوں کافی پی رہے تھے۔

مگر سر یہ مسلمانوں کو کیوں مار رہے ہیں؟

ایکسٹو یہ ایک سیاسی حکمت عملی ہے، عمران۔ وہ کسی بھی مخالف آواز کو مٹانا چاہتے ہیں۔

ان مسلمان لیڈروں کو مٹادیں جو عوام کو متاثر کرتے ہیں، جو طاقتوں کو چیلنج کرتے ہیں۔

یہودی اپنے اثر ورسوخ، اور طاقت سے ایک نیا عالمی نظام۔

قائم کرنا چاہئے ہیں۔ اوراس راستے میں روکاوٹ صرف مسلمان ہی ہے۔

عمران کا دماغ چکرا گیا۔ دولہا کی موت، عجیب رومال، ایکسٹو کی شمولیت،

یہ سب ایک سادہ جرم سے بڑی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہودی اس قدر ذلیل قوم ہے۔

عمران: سر مجھے کیا کرنا ہوگا؟

ایکسٹو (اس کا لہجہ سنجیدہ ہوگیا) میں اندر سے ان کے خلاف آپریشنز چلا رہا ہوں،

لیکن میں اس سے اب بھی پوری طرح مطمئن نہیں ہوں۔ آ

پ اس تنظیم کی طاقت کی گہرائی کو تب تک نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ آپ اس میں نہ رہیں۔

لیکن میرا کام ہوگیا، میں آپ کو فائل دے رہا ہوں،

کیونکہ مجھے ان کو روکنے میں آپ کی مدد کرنے کا شوق ہے یہی موقع ہے۔

عمران نے دوبارہ فائل کی طرف دیکھا۔

اس نے اسرائیل میں نشان زدہ ہیڈ کوارٹر دیکھا،

جس میں کوآرڈینیٹ اور مستقبل میں ہونے والے قتل کے تفصیلی منصوبے درج تھے۔

عمران: (خاموشی سے) اوراس مشن کو میں پورا کرونگا؟ چاہے سب کچھ خطرے میں ہی کیوں نہ ہو؟

ایکسٹو: (اپنے مشروب کا گھونٹ پیتے ہوئے، اس کی آنکھوں میں ہوشیاری کی جھلک) کیونکہ میں نے بہت سے معصوموں کو مرتے دیکھا ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ پاکشیا کے ماہرین اور اہم لوگ اس تنظیم کے ہاتھوں کا نشانہ بنے۔

کیا ٹھیک ہے کیا نہیں اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔

تم مشن پے کل ہی روانہ ہو جاو۔

عمران نے الفاظ کو تولتے ہوئے اسے گھورا۔

کیا ایکسٹو سچ کہہ رہا تھا؟

کیا وہ اس طرح کے تنظیم کو شکست دے سکتا ہے۔ جو واضح طور پر ایسے تاریک نیٹ ورک کا حصہ رہا ہو؟

لیکن ثبوت بہت زیادہ تھے۔ یہ محض ایک بے ترتیب قتل نہیں تھا۔ بلکہ یہ بہت بڑی چیز کا حصہ تھا۔

اور علی عمران مس جولیا سے کہنا ایکسٹو کی شادی کو زیادہ سیریس مت لو۔

اور ہنستے ہوئے کلب سے نکل گئے۔

عمران اٹھ کھڑا ہوا، اس کا ذہن بنا ہوا تھا۔ اب پیچھے مڑنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

کیونکہ جب پاکشیا کے عوام پر بات آتی تو دنیا کی کوئی طاقت اسے مقصد سے نہیں ہٹا سکتی تھی۔

عمران: ٹھیک ہے۔ مجھے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

مسٹر علی عمران؟

خود سے بولتے ہوئے۔

(مسکراتے ہوئے) میں اور آپ مس جولیا اور

اسرائیل جائیں گے۔ ہم انہیں اندر سے مارے گے۔

وہ نہیں جانیں گے کہ انہیں کس چیز نے مارا اور کس طرف سے مارا۔

عمران: (ٹھنڈے لہجے میں) اگر یہودی سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے فائدے کے لیے مسلمان لوگوں کو ختم کر سکتے ہیں،

تو وہ غلط ہیں۔ یہ اب ختم ہوتا ہے۔

کہ کون ختم ہوتا ہے۔ یہ فیصلہ اب میں کرونگا۔

کیونکہ عمران کے وطن پاکشیا کے مسلمان ہیرو ذیشان نصر کو تم یہودیوں نے بے گناہ قتل کیا ہے۔

میں اسکا بدلہ ضرور لونگا۔

عمران کا چہرہ عزم کے ساتھ سخت ہوتا ہے۔

اس کا فون بجتا ہے، لیکن وہ اسے نظر انداز کر دیتا ہے۔

وہ پہلے ہی اپنا فیصلہ کر چکا ہوتا ہے۔

وہ آگے کے خطرات کو جانتا ہے، لیکن وہ ایک چیز بھی جانتا ہے:

کبھی کبھی، زندہ رہنے کا واحد راستہ واپس لڑنا ہے۔

اور زندہ رہنے کے لئے ظالموں کا راستہ روکنا ہی واحد حل ہے۔

ہوائی جہاز مصر کے قریب ہلچل سے بھرے جزیرے کے قریب گزرتا ہے۔

عمران، تنویر، اور جولیا ہوائی جہاز سے مرطوب، گرم ہوا والے غیر آباد صحرائی علاقے میں اترتے ہیں۔

وہ محتاط نظروں سے آس پاس کے علاقوں کا اچھی طرح تجزیہ کرتے ہیں،

ہر ایک کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مشن کیا ہے کتنس دور ہے اور کیا کرنا ہے۔

ہوائی اڈے سے گزرتے وقت تناؤ برقرار رہتا ہے۔

کہ کہی یہودی کتے ہمیں پہچان نہ لیں لیکن عمران اور اسکے ساتھی گوروں کے روپ میں ٹورسٹ بن کے آئے تھے۔

جولیا: (اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے) یہ لگتا ہے کہ واقعی موت کی وادی ہے... بنجر اور غیر آباد علاقہ ہے۔

کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ ہم پہلے ہی یہاں موجود ہیں؟

عمران: (سر ہلاتے ہوئے) وہ شاید ہم کو پکڑ لیتے اگر ہم ایشائی روپ میں آتے۔

ہم بالکل پوشیدہ نہیں رہتے۔ مگر یہ یہودی جیسے خود سازشی اور خطرناک ہے،

ویسے ہی نصاری لوگوں کو بھی فتنہ پرور اور اپنا دوست سمجھتے ہیں۔

تنویر: (ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ) لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہم یہاں ان کے لیے آئے ہیں۔

چلو اب ہوٹل چلتے ہیں۔ کل پھر یہاں آئے گے اور پلان کے مطابق کام کرینگے۔

یہاں ایک فلسطینی بدو ہے جو ہم کو ٹرانسپورٹ کا راستہ بنائے گے جو ہمیں ہوٹل تک لے جائے گی۔

کیونکہ اس وقت شہر مصروف، متحرک ہوتا ہے۔

ایک مختصر سواری کے بعد، وہ ہوٹل میں چیک ان کرتے ہیں۔

ایک بلند، جدید عمارت، یہ کافی اچھی عمارت لگتی ہے۔

ایک پتلی سی لڑکی استقبالیہ دروازے پر موجود ایک شائستہ مسکراہٹ کے ساتھ ان کے کمرے کی چابیاں دے دیتی ہے،

لیکن اس کے دیکھنے کے انداز میں کچھ ایسا ہے جو جولیا کے ساتھ ٹھیک نہیں لگتا۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ ہم پر نظر رکھ رہی ہے۔

---

ٹیم اپنے کمروں میں جا کر سوچتے ہیں کہ آیا انہیں دیکھا جا رہا ہے یا نہیں۔

جولیا کھڑکی کے پاس بیٹھی آنکھیں نیچے کیئے گلی کو سکین کر رہی تھی،

جبکہ تنویر ایک بار پھر اپنے مشن کی فائل کا جائزہ لے رہا تھا۔

عمران دروازے کے ساتھ کھڑا ہے، باہر کی طرف دیکھ رہا ہے، لیکن وہ سائے میں چھپے خطرات سے بھی واقف ہوتا ہے۔

جولیا: (گھبرا کر) عمران، کچھ گڑبڑ ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم یہاں اکیلے نہیں ہیں۔

عمران: (خود کو روکتے ہوئے، سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے) میں متفق ہوں۔

ہمیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ صرف ایک عام مشن نہیں ہے۔

بلکہ ہماری معمولی غلطی ہماری جان لے سکتی ہے۔

جیسے ہی عمران بولنا ختم کرتا ہے، ایک مدھم سی آہٹ سنائی دیتی ہے کھڑکی پر کچھ سایہ سا نظر آ رہا تھا۔

عمران کی چھٹی حس بھڑک اٹھیں۔

وہ تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھتا ہے،

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچ پاتا، شیشہ اچانک ٹوٹ جاتا ہے،

اور دو نقاب پوش آدمی ٹوٹے ہوئے شیشے میں سے کمرے میں گرتے ہیں۔

بدمعاش کافی مستعد اور تیز تھے، تمام سیاہ ماسک پہنے ہوئے تھے،

ان کے چہرے سیاہ ماسک سے چھپے ہوئے تھے۔

ان میں سے ایک بھاری بھرکم بدمعاش جھولتے ہوئے عمران کی طرف لپکا۔

عمران نے ماہرانہ درستگی کے ساتھ اس کے سینے پر لات ماری اور حملہ آور کو دیوار سے ٹکرا کر گرا دیا۔

دوسرا حملہ آور عمران کے پیٹ کو نشانہ بناتے ہوئے چھری چلاتا ہے۔

عمران اپنے بازو سے بلیڈ پکڑتا ہے، اسٹیل اس کی جیکٹ کو کاٹتا ہے لیکن اس کی جلد تک نہیں پہنچتا۔

وہ تیز رفتار حملوں کے ساتھ جوابی کارروائی کرتا ہے بی

عمران پہلے جبڑے پر ایک گھونسہ مارتا ہے، پھر آدمی کے گھٹنے پر لات مار کر اس کا توازن بگڑ جاتا ہے۔

عمران حملہ آور کو بازو سے پکڑ کر کمرے کی دوسری طرف پھینک دیتا ہے اور اسے فرش پر لیٹا کر چھوڑ دیتا ہے۔

پہلا نقاب پوش آدمی، ابتدائی کک سے زخمی ہو کر، عمران کطرف دوبارہ دوڑا۔
اس بار عمران تیار تھا۔ وہ آدمی کی ٹھوڑی کو ایک تیز اوپری کٹ پہنچاتا ہے، اسے ٹھنڈا کر دیتا ہے۔
وہ تڑپتا ہے اور چند لمحوں میں ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

---

کمرہ افراتفری کا شکار ہوتا ہے--۔
ٹوٹے ہوئے شیشے فرش پر بکھرے ہوئے ہیں، لڑائی میں فرنیچر گر کر ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔
عمران دو بے ہوش حملہ آوروں کے اوپر کھڑا ہے، بھاری سانس لے رہا ہے، لیکن پرسکون ہے۔
اسی دوران صفدر اور تنویر بھی آ گئے۔
کیا ہوا عمران؟
ہم نے کچھ آوازیں سنی۔
عمران: (ٹھنڈے لہجے میں) وہ پہلے سے ہمارا انتظار کر رہے تھے، ہم اتنے چھپے نہیں ہیں جتنا ہم نے سوچا تھا۔
جولیا شیشے کے ٹکڑوں سے باہر جھانکتی ہوئی کھڑکی کی طرف بھاگی، لیکن وہ کسی کو نہیں دیکھ سکی۔
جولیا: (لرزتے ہوئے) اب ہم کیا کریں گے؟
کرنا کیا ہے یہاں سے ہمیں نکلنا ہے اور جلد از جلد صحرا پہنچنا ہے۔
کیونکہ جو مشن کل ہمیں مکمل کرنا تھا۔ وہ ابھی مکمل کرینگے۔
کیونکہ بلیک آوٹ تنظیم پہلے سے باخبر ہے۔
کہ ہم یہاں آئنگے۔
عمران دروازے کی طرف دیکھتا ہے، اس کا ذہن ان کی اگلی حرکت کا حساب لگا رہا ہوتا ہے۔
وہ ایک کرسی پکڑتا ہے، اسے دروازے کے چوکٹ کے نیچے باندھتا ہے، اور حملہ آوروں کو چیک کرتا ہے۔
نہ ہی کسی کے پاس ہتھیار ہے، لیکن ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک چھوٹا سا سیاہ فون ہے،
سکرین پہ لکھا نظر آتا ہے کچھ۔ اسکرین پر ایک ہی پیغام دیکھ کر عمران نے اسے اپنی جیب میں ڈالا۔
وہ ہوٹل میں ہیں اب جاؤ۔
عمران: (برہمی سے) انہیں معلوم تھا کہ ہم یہاں ہوں گے۔ کسی نے انہیں اطلاع دی تھی۔
میں نے بتایا تھا نہ کہ استقبالیہ پے وہ لڑکی کافی مشکوک تھی۔ جولیا بولی۔

عمران دروازے کی طرف بڑھتا ہے اور اسے کھولتا ہے، تنویر کو اپنے ساتھ شامل ہونے کا اشارہ کرتا ہے۔

عمران: (مضبوطی سے) ہمیں صفدر کے کمرے میں جانا ہے۔

وہ ہمارے لیے آئیں گے۔ ہم وہاں سے چھت سے جائیں گے۔ وہاں ایک راستہ ہے۔

عمران تیزی سے دالان سے نیچے آیا، اس کے بعد جولیا، اس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔

وہ صفدر کے کمرے کے سامنے رکتا ہے، تین بار فوری دستک دیتا ہے۔

جواب نہ ملنے پر سمجھ جاتے ہیں کہ کمرہ ابھی تک خالی ہے۔

عمران: (دروازے سے ہنستے ہوئے) تنویر، کھولو، اس روشن دان کو زور سے کھولو۔

روشن دان آہستگی سے کھلتا ہے، اور تنویر باہر نکلتا ہے۔

تنویر: (آرام سے) کیا ہوا؟

جلدی اوپر آو زیادہ وقت نہیں ہمارے پاس۔

میں جانتا تھا کہ اس وقت کچھ غلط ہو رہا تھا جب ہم اترے تھے۔ آپ کا پیچھا کیا گیا تھا، عمران کیا آپ کو شک نہیں ہوا؟

جولیا: (فوری طور پر) شک تو مجھے ہوا تھا مگر اب ہم کیا کریں؟

عمران نے تنویر کی طرف دیکھا جو فوراً سمجھ گیا۔

تنویر قریبی دراز سے اپنا بیگ وقت پے اٹھا لیتا ہے اور ایمرجنسی پاسپورٹ کا ایک سیٹ اور فون نکالتا ہے۔

ساتھ میک اپ کا سامان بھی۔

تنویر: (برداشت سے) ہم فوراً ہوٹل سے نکلتے ہیں۔ صرف وہی پیک کرتے ہیں جو ضروری ہو۔

ہم تھوڑی دیر کے لیے چرچ جا رہے ہیں۔

قریب ہی ایک چرچ ہے۔ وہاں کوئی شک نہیں کرے گا۔

عمران: (سر ہلاتے ہوئے) چلو چلتے ہیں۔

وہ جگہ ٹھیک ہے۔ وہاں میک اپ کر کے فادر کا روپ دھار لینگے۔

ان میں سے تینوں نے جلدی سے اپنا سامان باندھ لیا، درستگی اور پرعزم مقصد کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے بے خوف۔

وہ جانتے تھے کہ اس ہوٹل میں ان کا ٹکنا مزید خطرناک ہے۔

جیسے ہی وہ جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جولیا عمران کیطرف خفیہ نقشہ اچھال دیتی ہے۔

ٹیم رات کے وقت ہوٹل سے باہر نکلتی ہے، ان کے چہرے سکارف اور ٹوپیوں کے نیچے چھپے ہوتے ہیں۔

عمران راستے کی رہنمائی کرتا ہے، اس کے حواس تیز ہوتے ہیں،

جب وہ مرکزی سڑکوں سے بچتے ہوئے پچھلی گلیوں سے گزرتے ہیں۔

وہ لوگوں میں گھل مل جاتے ہیں، شہر کے قلب میں غائب ہوجاتے ہیں۔

بلیک آؤٹ تنظیم کے یہودی ان کا پیچھا کرتے ہیں، ان کی ہر حرکت میں تناؤ اور جلدی کو محسوس کیا جاسکتا ہے،

کیونکہ مورس کا ڈر انکے ساتھ دوڑ رہا تھا۔ جیسے ہی شہر کی روشنیاں ختم ہوتی ہیں،

اور وہ نامعلوم راستے میں داخل ہوتے ہیں۔

ساری رات انہیں چکروں میں گزر گئی۔

(ایک وسیع وعریض صحرا۔ سورج تپ رہا ہے۔

عمران اور صفدر، ریت کے ٹیلے کے کنارے پر ایک پرانا نقشہ لیے کھڑے ہیں۔

وہ نقشے کو دیکھتے ہیں، پھر افق کی طرف، یار سورج نکل چکا ہے گرمی بڑھ رہئ ہے)

عمران: (اٹکتے ہوئے) یہ ہے۔ نقاط یہیں ہیں۔ خفیہ اڈہ یہی ہے......ہم بالکل ٹھیک سمت میں آئے ہیں۔

صفدر: (بھاگتے ہوئے) لیکن ہم اندر کیسے داخل ہوں گے؟

نقشے میں خاردار تاروں سے گھرا ہوا علاقہ دکھایا گیا ہے......اس میں سے بجلی چل رہی ہے۔

یہاں جانا تو موت کو دعوت دینا ہے۔ ہمارا روسٹ بن جائے گا۔

اب روسٹ بنے یا مرغ مسلم ہم تو جائے گے۔ عمران بولا۔

اسکا حوصلہ تو چٹان سے بھی مضبوط لگ رہا تھا۔ کوئی خوف کوئی ڈر نہ تھا۔

(وہ دونوں افق کی طرف دیکھتے ہیں، جہاں یہ علاقہ تیز خاردار تاروں کی سے گھیرا ہوا ہے۔ بجلی کی ہلکی ہلکی گونج سنائی دیتی ہے۔)

صاف پتہ لگتا تھا کہ تاروں میں بجلی دوڑ رہی ہے۔

عمران: (فکر سے) ہمیں ان سب تاروں کو کاٹنا ہوگا۔

ان تاروں سے بجلی منقطع کرنے کا طریقہ سوچنا ہوگا۔

صفدر: (اشارہ کرتے ہوئے) عمران سامنے دیکھو چار پانچ نقطے نظر آرہے ہیں ان جاڑیوں کے پاس ذرا دیکھو

ارے ہاں واقعی یہ تو نقاب پوش آدمی ہیں۔ میرے خیال میں وہ احاطے کی حفاظت کر رہے ہیں۔

لڑائی کے بغیر ہمارے اندر جانے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ تنویر اپنی رائے دینے لگا۔

عمران: (مسکراتے ہوئے) نہیں......ضروری نہیں۔

ہمیشہ کوئی نہ کوئی راستہ ہوتا ہے۔ مجھے صرف ایک لمحے کے لیے سوچنے کی ضرورت ہے۔

میں کچھ کرتا ہوں۔

(عمران ایک گہرا سانس لیتا ہے اور علاقے کو اپنی تیز نظروں سے مکمل اسکین کرتا ہے۔ اسے اچانک خیال آتا ہے۔)

عمران: صفدر، یاد ہے وہ سرنگیں جو ہمیں پچھلے ہفتے وادی کے قریب ملی تھیں؟

وہ اس اڈے سے منسلک ہو سکتے ہیں۔

صفدر: (سر ہلاتے ہوئے) آپ کو لگتا ہے کہ ہم ان میں سے چپکے سے گزر سکتے ہیں؟

عمران: (عزم کے ساتھ) جاننے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

چلو وادی کی جانب چلتے ہیں۔ پیدل ہی پہنچ جائے گے۔ تھوڑا دور ہے۔

(وہ تیزی سے آگے بڑھتے ہیں، ٹیلے سے نیچے پھسلتے ہوئے،

ایک چٹانی میدان کی طرف بڑھتے ہیں جہاں ایک پوشیدہ راستہ ہو سکتا ہے۔)

(ایک تنگ، تاریک سرنگ کے اندر۔ پانی کے ٹپکنے کی آواز ان کے اردگرد گونجتی ہے۔

عمران اور صفدر ٹارچ کا استعمال کرتے ہوئے احتیاط سے حرکت کرتے ہیں۔ اور آگے بڑھتے ہیں)

صفدر: * (سرگوشی کرتے ہوئے) یہ جگہ ان ذلیل یہودیوں نے زیر زمین بنائی ہے۔...... یہ خوفناک اور سنسان راستہ ہے۔

عمران: (واپس سرگوشی کرتے ہوئے) توجہ مرکوز رکھیں۔ ہم قریب ہیں۔.

راستے میں بدمعاش بھی ہو سکتے ہیں۔

(وہ سرنگ کے آخر تک پہنچتے ہیں، اور ایک دھاتی دروازہ نظر آتا ہے۔

عمران کسی بھی حرکت کی آواز سنتے ہوئے اس کے خلاف کان لگاتا ہے۔

کچھ دیر کے بعد وہ خاموشی سے ہینڈل موڑتا ہے اور اسے کھولتا ہے۔)

دروازہ آسانی سے نہیں کھلتا پھر عمران عبرانی زبان میں کچھ خفیہ کوڈ ڈائل کرتا ہے۔

تو دروازہ کھل جاتا ہے۔

واہ یار تم نے تو کمال کر دیا۔

یہ زیر زمین اڈا ہے۔ اوپر صحرائی علاقہ اور بجلی کے تاروں سے گھیرا ہوا۔

(عمران اور صفدر ایک مدھم روشنی والے کوریڈور میں قدم رکھتے ہیں،

جس میں جدید ٹیکنالوجی دیواروں پر لگی ہوئی ہے۔

ہوا ٹھنڈی ہے، اور پس منظر میں بہت زیادہ جدید مشینری ہوتی ہے۔)

صفدر: (خوف سے) یہ...... یہ تو بڑی جدید دنیا ہے۔
یہ کسی سائنس فائی فلم کی طرح لگتا ہے۔سہولت کی ہر چیز موجود ہے۔
لفٹ جدید شٹر آٹو میٹک مشنیں۔خوراک کے بھرے گودام۔
عمران: (پرعزم) ہوشیار رہو۔ ہم یہاں اکیلے نہیں ہیں۔اور بھی بہت سے لوگ ہے۔
(وہ آگے بڑھتے ہیں، احتیاط سے ہر کمرے کو چیک کرتے ہیں۔
وہ ایک کمرے سے آنے والی آوازیں سنتے ہیں اور دیوار کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔)
یہ کمرہ خالی ہے۔
اندر دیکھو۔۔

عمران یہاں سارے بمب اور بارود بھرے ہوئے ہیں۔
اچھا ضرورت کے مطابق بمب لے لو اور ٹائم سیٹ کر کے جگہ جگہ لگاتے جاو۔
چلو آگے بڑھتے جاو سب۔
( کمرے میں، چھ مسلح افراد ارد گرد کھڑے تھے، کچھ بات کر رہے ہیں۔
وہ سیاہ لباس میں ملبوس ہیں، ان کے چہرے ماسک سے ڈھکے ہوئے ہیں۔)
میں نے سنا ہے کہ باس نے پاکشیا کے خاص مسلمانوں کو قتل کرنے کا ٹارگٹ سام کو دیا ہے۔
جو جلد پاکشیا روانہ ہونے والا ہے۔کسی تنویر نامی مسلمان کو قتل کرینگے۔
تنویر یہ سب سن رہا ہوتا ہے۔
اچھا ذلیل کم زاد یہودیوں تم میری ہی موت کی پلاننگ کر رہے ہو۔
تنویر غصے سے اندر داخل ہوتا ہے اور اپنی سالینیٹ پسٹل سے سب کے سروں کا نشانہ لیتا ہے۔
سب کے سب خون میں لت پت زمین پے پڑے ہوتے ہیں۔
صفدر: (سرگوشی کرتے ہوئے) ہم ان سب بموں کو ایک ساتھ نہیں لے سکتے۔
ہمیں الگ ہونا پڑے گا۔
اور ابھی تک ہمیں بلیک آؤٹ کے باس مورس کے کمرے کا بھی پتہ نہیں چلا۔
عمران: * (سر ہلاتے ہوئے) تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔میں سامنے کو سنبھال لوں گا۔
تم واپس دوسری راستے کیطرف موڑ جاو۔

(وہ خاموشی سے پوزیشن میں چلے جاتے ہیں۔

عمران ایک آدمی سے نمٹتے ہوئے کونے سے چھلانگ لگاتا ہے۔

اسی وقت صفدر پیچھے سے چارج کرتا ہے، دوسرے گارڈ کو ناک آؤٹ کرتا ہے۔

لڑائی تیز رفتاری سے ہوتی ہے، جس میں ہر ایک اپنا اپنا اسلحہ استعمال کرتا ہے۔

مگر عمران سب پر آسانی سے قابو پالیتا ہے۔)

(ایک مختصر، شدید جدوجہد کے بعد، چھ آدمی فرش پر معذور پڑے ہوتے ہیں۔)

واہ عمران یہ ایک خاص ٹیکنیک ہے کہ انسان کے جسم میں یہاں چوٹ لگائی جائے تو وہ ہلنے جلنے سے معذور ہو جاتا ہے۔

عمران: (سانس پکڑتے ہوئے) فی الحال یہ ان میں سے آخری ہونا چاہیے۔

چلو حرکت کرتے ہیں۔ آگے بڑھو۔ یہ یہودی تو ختم ہی نہیں ہو رہے۔

(وہ زیادہ محافظوں اور حفاظتی نظاموں سے گریز کرتے ہوئے راہداریوں سے گزرتے ہیں۔

بیس وسیع ہے، کمروں سے بھرا ہوا ہے جس میں جدید ہتھیاروں،

مواصلاتی آلات اور عجیب و غریب آلات موجود ہوتے ہیں۔)

صفدر: (آگے ایک بڑے دروازے کو دیکھتے ہوئے) یہ وہیں ہونا چاہیے جہاں اصل راز ہیں۔

عمران: * (مسکراتے ہوئے) اصل راز ہاہاہا دیکھتے ہیں وہ کیا چھپا رہے ہیں۔

(وہ ہائی ٹیک ٹرمینلز پر کام کرنے والے سائنسدانوں اور تکنیکی ماہرین کے ایک گروپ کو تلاش کرنے کے،

لیے کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں بڑی اسکرینیں ہیں جو انکرپٹڈ ڈیٹا دکھا رہی ہیں،

اور کمرے کے بیچ میں ایک بہت بڑا اسکرین سب جگہیں دیکھا رہا ہے۔)

عمران: * (سرگوشی کرتے ہوئے) یہ جگہ...... یہ محض ایک اڈے سے زیادہ ہے۔

یہ ایک کمانڈ سینٹر ہے۔ میں مزید سکرین آن کرتا ہوں۔ جو بند پڑے تھے۔

ایک کمرے میں ایک اڈھیر عمر آدمی کچھ خاص فائل پڑھ رہا تھا۔

اسکے اردگرد چار باڈی گارڈ موجود پہرہ دے رہے تھے۔ یہی ہے ہمارا ٹارگٹ۔ ہاں یہی ہے۔

صفدر: (سر ہلاتے ہوئے) اور یہاں کے لوگ......وہ سپاہی نہیں لگتے۔

یہ ماہرین ہیں۔ دوسرے سکرین پے دیکھو۔

(عمران آگے بڑھتا ہے، محتاط انداز میں سائنسدانوں میں سے ایک کے قریب پہنچتا ہے جو ایک ٹرمینل سے گزر رہا ہوتا ہے۔

اس نے سائنسدان کو کندھے سے پکڑ کر گردگھما دیا۔

بتاؤ مجھے موِرس کا کمرہ کونسا ہے ورنہ تمھاری گردن کی ہڈی تھوڑ دونگا)

نہیں میں نہیں بتا سکتا۔

موِرس مجھے جان سے ماردے گا۔

اچھا تو وہ حرامی بڈھا تمھیں ماردے گا۔اور میں تمھیں زندہ چھوڑ دونگا کیا؟

اچھا اچھا رکو سامنے سے دائیں طرف ایک راہداری ہے وہاں آخری کمرہ باس کا ہے۔

عمران: (مطالبہ کرتے ہوئے) یہ کونسی جگہ ہے؟

سائنس دان: (گھبرا کر) یہ...... یہ ایک سرکاری ہیڈ کوارٹر ہے۔

ہم توانائی کے ذرائع، ہتھیاروں کی ٹیکنالوجی، اور...... ایسی چیزوں پر تحقیق کر رہے ہیں، جن پر آپ یقین نہیں کریں گے۔

اور یہ سب ایجادات ہم مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے یہاں بنا رہے ہیں۔

اسکی سرمایہ کاری ہماری حکومت اور اایکریمیا کی مدد سے ہو رہی ہے۔

صفدر: (سختی سے) آپ کس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

سائنس دان: (ہچکچاتے ہوئے) ہم ایک نجی تنظیم کے لیے کام کر رہے ہیں۔

اس تنظیم کا نام بلیک آوٹ ہے۔اسکا سربراہ موِرس ہے۔حکومت بھی اس میں ملوث ہے......

کم از کم، براہ راست نہیں۔مگر پیچھے سے۔

(اچانک الارم بجتا ہے۔کمرے میں سرخ روشنیاں چمکتی ہیں۔)

عمران اس سائنسدان کو ایک ہی ضرب میں گرا دیتا ہے۔اور چند ہی سیکنڈوں میں ساکت پڑ جاتا ہے۔

چلو اس یہودی سے جان چھوٹی۔

عمران: (تھوڑا گھبرا کر) ہمیں بنایا گیا ہے۔کہ آخری کمرہ اس بڈھے کا ہے۔

ہمیں باہر نکلنے کی ضرورت ہے ابھی!

(عمران اور صفدر راہداریوں سے پیچھے بھاگتے ہیں، قدموں کی آواز اور گارڈز کی چیخ و پکار ہال میں گونجتی ہے۔

وہ گولیوں سے بچتے ہوئے باہر نکلنے کی دوڑ لگاتے ہیں اور حفاظتی دروازے ان پر بند ہوجاتے ہیں۔)

صفدر: (سانس چھوڑ کر) ہم ان سب کا مقابلہ نہیں کر سکتے!

ہمیں تیزی سے باہر نکلنے کی ضرورت ہے!

عمران: (آگے دیکھتے ہوئے) وہاں! ایک راستہ ہے باہر نکلنے کا! ہم اس سے گزر سکتے ہیں!

(وہ باہر نکلنے کے دروازے کی طرف بڑھتے کرتے ہیں،

بالکل اسی طرح توڑتے ہیں جیسے پہلے۔بیس زیادہ تر محافظوں سے بھرا ہوا تھا۔

جیسے ہی وہ صحرا کی سورج کی روشنی میں ابھرتے ہیں، انہیں قریب آنے والے ہیلی کاپٹروں کی آواز سنائی دیتی ہے۔)

عمران: (آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے) ہمیں اشارہ مل گیا ہے۔

ہمیں غائب ہونے کی ضرورت ہے، جلدی!

باہر پہرہ داری سخت ہے۔واپس گھس جاو نیچے۔

صفدر: (سر ہلاتے ہوئے) مجھے ایک آئیڈیا ملا ہے۔

ہم ایسے تو نہیں گزر سکتے۔

عمران چار بدمعاشوں کو گرا دیتا ہے۔

جلدی جلدی انکا لباس اتارو اور پہنو نقاب بھی پہن لو۔جلدی یہاں سے نکلنا ہے۔

اڈھیر عمر ایک ناہموار آدمی، مرکز میں کھڑا ہے، مٹھی بند ہے، آنکھیں غصے سے بھڑک رہی ہیں۔

لوگوں کا ایک چھوٹا سا گروہ اس کے پیچھے کھڑا ہے، ان کے چہروں پر الجھن اور خوف چھایا ہوا ہے۔

جب تک میں تمام مسلمانوں کو مار نہیں دیتا تب تک مجھے سکون نہیں ملے گا۔

اس کمرے سے کسی کی آوازیں آ رہی ہے۔تنویر ہاں یہی وہ کمرہ ہے۔عمران لات مار کے دروازہ کھولتا ہے۔

عمران (چلا کر): اچھا آپ وہ لیڈر ہیں جس نے تمام لوگوں کو جکڑ رکھا ہے!

تم اس جگہ ہم سے چھپے ہوئے تھے! بڑے چالاک آدمی ہو!

اچانک، ایک سایہ پس منظر میں حرکت کرتا ہے۔عمران کو پیچھے آہٹ سنائی دیتی ہے۔

گروپ گھبرا کر پوزیشن لیتا ہے۔

حملہ وار کا وار خطا جاتا ہے اور اسکی گولی کا نشانہ سامنے ایک نقاب پوش ہوتا ہے۔

عمران تیزی سے اٹھتا ہے۔

لیڈر، ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ ایک طاقتور شخصیت،

ہاں میں ہوں مورس تم جیسے مسلمان کیڑے مکوڑوں کا دشمن۔

وہ پرسکون اور منظم دکھائی دیتا ہے، سام پکڑو اس کو۔

لیڈر: آہ عمران۔ آپ کا جذبہ قابل تعریف ہے، لیکن گمراہ کن ہے۔
آپ واقعی یہ سوچ رہے ہے۔ کہ اس اڈے سے زندہ نکل جائے گے؟
یہ حکمت عملی پاگل پن ہے۔ تم اپنی موت کے پاس خود آئے ہو۔
گروپ الجھا ہوا نظر آتا ہے۔
عمران آگے بڑھتا ہے، مٹھی کانپ رہی ہے۔ ہاں میں تمھیں اور تمھارے جیسے ظالم یہودیوں کو جہنم پہنچانے آیا ہوں۔
ہاہاہاہا بے وقوف بچے ہو تم۔ ابھی تمھاری عمر ہی کیا ہے؟ چھبیس ستائیس سال؟
اس سے ڈبل میرا تجربہ ہے
عمران: میں جانتا ہوں مکار بڈھے اور حکمت عملی؟ تم نے مسلمانوں کو دھوکا دیا!
ہمارے ملک پاکشیا میں فساد برپا کیا۔ اب میں تم نہیں چھوڑوں گا۔
یہ جس ہیڈکوارٹر پر تمھیں اتنا اعتماد اور غرور ہے حرامی بڈھے!
یہ پندرہ منٹ بعد اڑنے والا ہے۔
تناؤ بڑھتا ہے جب مورس عبور اچانک چھلانگ لگاتے ہوئے ایک کریٹ سے پیچھے جھکتا ہے۔
لیڈر: دھوکہ دیا۔ نہیں، میرے دوست۔ میں نے صرف... رہنمائی کی ہے۔
کبھی کبھی، سچ وہ نہیں ہوتا جو آپ سننا چاہتے ہیں۔
مسلمانوں کا مرنا ہی اسکی مفاد میں اچھا ہے۔
غریب کیڑے مکوڑے۔
عمران پسٹل سے نشانہ لگاتا ہے۔
اور مورس اپنے سامنے سام کو دھکا دیتا ہے۔
گولی سام کے دل پر لگتی ہے۔ اور وہی زمین پر گر جاتا ہے۔
عمران: ان لوگوں نے آپ پر بھروسہ کیا! ان سب کو آپ کے وژن پر یقین تھا! لیکن یہ سب جھوٹ ہے میں تو جانتا ہوں۔
مگر بڈھے تم نے اپنے ہی کارندوں کو دھوکہ دیا۔
سام تو تمھارا کتا تھا۔ اسکو کیوں چارہ بنایا۔
لیڈر مسکراتا ہے، اس کا اعتماد اٹل ہے۔ یہ سب میرے کتے ہیں۔ میرے ٹکڑوں پر پلتے ہیں۔
اگر ایک مر گیا تو کیا ہوا۔ جنت میں اپنا مقام بنا لے گا۔

کونسی جنت؟ بد بخت بڈھے

جہنم تم یہودیوں کا مقدر ہے۔

لیڈر: جسٹ شٹ اپ جاہل لڑکے۔

ہم یہودی دنیا کی افضل قوم ہے۔

ہم تو نصاری پر بھی تو کتے ہیں۔

انکی حیثیت بھی ہمارے سامنے خنزیروں جیسی ہے۔

عمران کے قریب آتے ہی ایک گہری خاموشی، آواز دھیمی لیکن مضبوط۔

تم دونوں ہی جہنم کے کتے ہو۔

اصل جاہل تم لوگ ہو بڈھے۔

مارواس کو موریس سامنے اپنے پہرہ داروں کو حکم دیتا ہے۔

اچانک، دس نقاب پوش ہتھیار لے کر داخل ہوتے ہیں۔فضا دھماکہ خیز ہو جاتی ہے۔

اچانک پیچھے سے صفدر سب نقاب پوشوں کو لگا تار گولیوں سے بھون دیتا ہے۔

سب یکے بعد دیگرے گرتے جاتے ہیں۔

اب کمرے میں موریس اور ایک نقاب پوش رہ جاتا ہے۔موریس نیچھے چھپا ہوا ہوتا ہے۔

گڈ ورک صفدر۔تنویر کیسا ہے؟

وہ باہر راستہ کلئیر کر رہا ہے۔

باہر نکلو بزدل بڈھے۔

اگر تم یہودیوں کے آلہ کار ہو۔

عمران: تو ہم بھی عالم اسلام کے بہادر سپوت ہیں۔

تم جیسے کافروں سے نپٹنا ہم خوب جانتے ہیں۔

اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں تم لوگوں نے اپنے ایجنٹ بھیجے ہوئے ہیں۔

ان سے یہودی لڑکیوں کی شادی کروائی ہوئی ہے۔

اور بظاہر مسلمانوں کے روپ میں تمھارے کارندے ہیں۔

مگر یاد رکھنا جب تم انکو روپے نہیں دو گے تو وہ تمھارے خلاف ہو جائیگے۔

جو اپنے ملک کا نہیں ہوتا وہ کسی کا نہیں ہوتا۔

باہر نکلو حرامی یہودی بڈھے۔

میں اس تنظیم کا لیڈر رہوں۔اور تم لوگ اس عمر میں میرا کیا بگاڑ لو گے؟

مورس مسکراتے ہوئے دیکھتا ہے افراتفری پھیل رہی ہے۔اچانک وہ اپنے جیب سے زہر کا کیپسول نکالتا ہے۔

عمران چھلانگ لگاتے ہوئے مورس کے اوپر گرتا ہے۔

اسکا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔

بزدل یہودی جب پکڑے جاتے ہیں۔تو سائنڈ کے کیپسول کھاتے ہیں ڈر کے مارے۔

گھونسوں کے کلوزاپ شاٹس،عمران کے چہرے پر عزم ہوتا ہے۔

وہ یہودی بڈھے کو خوب گھونسے مارتا ہے۔مسلمانوں کے قاتل ذلیل حرامی یہودی۔

ذیشان نصر نے تمھارا کیا بگاڑا تھا؟

مجھے ہر مسلمان سے نفرت ہے۔

مورس کے منہ سے کہراتے ہوئے آواز نکلتی ہے۔

عمران مورس کے سر پے زوردے وار کرتا ہے۔

اسکی کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔

اسکی آنکھیں ساکت ہو جاتی ہے۔

اور مر جاتا ہے۔

صفدر عمران کے ایک قدم قریب آتا ہے۔

آنکھیں آگ کی شعلوں سے بھری ہوئی آنکھیں۔

تنویر نے پورے ہیڈکوارٹر میں بمب لگا دئے ہیں۔

اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔

واپسی پے بلیک زیرو نے بتایا تھا ایک مقامی فلسطینی ہمیں بارڈر کراس
کروادے گا۔چلو نکلتے ہیں۔

جولیا باہر منتظر ہے۔

عمران: نہیں، میں سچائی کے لیے لڑنے والوں کی طاقت پر یقین رکھتا ہوں۔

چلو نکلتے ہیں۔

تنویر، صفدر اور عمران دور سے دیکھ رہے تھے۔

ایک دم زبردست دھماکہ ہوا۔

اور مورس اپنے ہیڈکوارٹر سمت جہنم رسید ہو چکا تھا۔

صاحب ٹی وی پے خبریں آ رہی ہے۔

کہ ایک بہت بڑا ہیڈکوارٹر نا معلوم فلسطینیوں نے تباہ کر دیا ہے۔

یہ تو اچھی بات ہے نہ سلیمان

جاو میرے لئے گرم گرم الائچی والی سبز چائے لاو۔

ختم شد۔